نراشنس اور
آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

پنڈت وید پرکاش اپادھیائے

اس طرح کی کتابیں چھاپنا مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز کی پہچان ہے۔
مزید کتابوں کے مطالعے کے لیے براہ راست مرکزی مکتبہ سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز
MARKAZI MAKTABA ISLAMI PUBLISHERS
D - 307, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave, Jamia Nagar, New Delhi-110025
Ph.: 26971652, 26954341 Fax: 26947858
E-mail: mmipub@nda.vsnl.net.in Website: www.mmipublishers.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نراشنس

اور

آخری رسول

پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے

ایم۔ اے (ویدک سنسکرت)

ڈی، فِل دھرم شاستراچاریہ (ڈپ آف جرمن)

ترجمہ

وصی اقبال

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی ۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مطبوعات ہیومن ویلفیر ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر ۳۵۵

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : نراشنس اور آخری رسولؐ
مصنف : پنڈت وید پرکاش اپادھیائے
مترجم : وصی اقبال
صفحات : ۶۰
ناشر : مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز
ڈی ۳۰۷، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۰۰۲۵
فون: ۶۹۱۱۶۵۲ ، ۶۳۱۷۸۵۸ فیکس: ۶۸۴۰۹۷۵
E-Mail : mmipub @ nda.vsnl.net.in

اشاعت

بار اوّل : دسمبر ۱۹۹۹ ۱,۰۰۰

قیمت: -/۱۰ روپے

NIRASHANS AUR AAKHRI RASOOL (Urdu)
Price: Rs. 10.00

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ضروری باتیں

اصل مضمون کے مطالعہ سے پہلے چند باتیں پیشِ نظر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ میں نے مضمون کا لفظی ترجمہ نہ کرکے مضمون کی تلخیص و ترجمانی کی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ رہی ہے کہ اُپادھیائے جی نے یہ مضمون ہندو یا زیادہ سے زیادہ غیر مسلم حضرات کے لئے تحریر کیا ہے۔ اس باعث بعض مقامات پر لفظی بحث نے کافی طول کھینچا ہے جو میرے خیال میں اردو داں حضرات کے لیے زیادہ مفید نہیں تھا۔ البتہ میں نے اس بحث کے نتائج کو ضرور آپ کے سامنے پیش کردیا ہے۔ پھر کچھ ایسی باتوں سے بھی میں نے ترجمہ میں احتیاط برتی ہے جو یا تو غیر ضروری تھیں (ہمارے آپ کے لیے) یا اس قدر معلوم و معروف ہیں کہ ان کی ترجمانی سے سوائے طوالت کے اور کچھ حاصل نہ ہوتا۔

البتہ نفسِ مضمون میں ذرا بھی تصرف میں نے نہیں کیا ہے۔ جہاں تک ممکن ہوسکا ہے اپادھیائے جی کی اصل تحریر کو ہی اردو میں منتقل کیا ہے۔

اور بس!

وصی اقبال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نراشنس اور آخری رسول

پہلا باب

نراشنس کے معنی

نراشنس لفظ "نر" اور "آشنس" دو الفاظ سے مل کر بنا ہے "نر" کے معنی ہوتے ہیں، انسان۔ اور آشنس کے معنی ہوتے ہیں، جس کی تعریف کی گئی ہو۔ یہ واضح رہے کہ آشنس لفظ ویدک زبان کا لفظ ہے۔ نہ کہ عوامی زبان کا لفظ۔ بعض حضرات نراشنس کا مطلب لیتے ہیں "انسان کی تعریف" اور بعض صاحبان کے نزدیک اس کے معنی ہیں، انسانوں کے ذریعہ تعریف کیا ہوا۔ لیکن غور طلب سوال یہ ہے کہ نراشنس لفظ کے صحیح معنی کیا ہیں یا کیا ہونا چاہیے؟

اصل میں نراشنس لفظ مفعولی مرکب لفظ ہے جس کا تجزیاتی معنی نرشچاسوآشنس (नरश्चासौआशंस) یعنی "تعریف کیا ہوا شخص"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ اور نراشنس لفظ کسی دیوتا سے متعلق بھی نہیں ہے۔ خود نراشنس لفظ ہی اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ جس کی تعریف کی گئی ہے وہ انسان ہے۔ اگر کوئی صاحب "نر" لفظ کو دیوتا سے متعلق سمجھتے ہوں تو ان کی خدمت میں اتنا ہی عرض ہے کہ "نر" لفظ نہ تو دیوتا کے مترادف لفظ ہے اور نہ دیوتاؤں کی نسل کے کسی خاص گروہ سے متعلق۔

لہٰذا "نراشنس" لفظ انسان ہی کی تعریف کے لیے ہے۔ "نر" لفظ کا واضح طور پر مطلب ہوتا ہے انسان ــ کیونکہ "نر" لفظ انسان کے مترادف الفاظ میں سے ایک ہے[1]۔

نراشنس کا ذکر

نراشنس کے بارے میں عوامی سنسکرت میں کوئی مواد نہیں ملتا۔ صرف ویدک کتابوں ہی میں نراشنس کے بارے میں جگہ جگہ منتر آئے ہیں۔ نراشنس سے متعلق الہامی کتابوں میں بہت سے منتر موجود ہیں۔ وید کے مجموعہ کے بیسویں باب کے ایک سو ستائیسویں تذکرہ میں نراشنس سے متعلق چودہ منتر مندرج ہیں۔ رگ وید تمام ویدوں میں قدیم ترین وید ہے۔ رگ وید میں بھی مختلف مقامات پر نراشنس کے موضوع پر منتر ہیں۔ رگ وید کے تحت نراشنس لفظ سے شروع ہونے والے منتروں کی تعداد آٹھ ہے۔

---

[1] امرکوش۔ منش ورگ۔ اشلوک ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نراشنس صرف ایک وید تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا ذکر رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھرو وید میں بھی ملتا ہے۔

نراشنس کے زمانہ کا تعین

جب کسی خاص شخصیت کو موضوع بنا کر کتابوں میں اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو وہ خاص شخصیت مذہبی کتابوں میں ماضی کے صیغہ میں بیان کی جاتی ہے ورنہ اس خاص شخصیت کا کتابوں میں تذکرہ آنا ممکن نہیں ہے۔ اگر کوئی عالم مندرجہ بالا اصول کی بنیاد پر یہ نتیجہ نکالے کہ نراشنس کا معین زمانہ ویدوں کی تخلیق سے بھی قبل تھا۔ تو یہ نتیجہ وید کے بیسویں کانڈ کے ایک سو ستائیسویں تذکرے کے پہلے منتر سے ہی غلط ثابت ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ نراشنس کا تذکرہ ویدوں کے زمانہ سے قبل کا نہیں، بلکہ ویدوں کی تخلیق کے بعد ہی کا تذکرہ ہو سکتا ہے[1]

برہم داکیہ میں کہا گیا ہے کہ اے لوگو سنو! ـــ "نراشنس کی تعریف کی جائیگی"۔ یہ جملہ اتھرو وید کا ہے اور دوسرے سارے ویدوں سے بعد کا ہے۔ لہٰذا وید کے زمانے کے بعد نراشنس کا ظہور میں آنا متعین طور سے معلوم ہوتا ہے۔ نراشنس کی سواری میں اونٹ استعمال ہونا لکھا ہے[2] اس وجہ سے بھی نراشنس کی

---

[1] "رسالہ" امرکوش۔ سورگ ورگ۔ اشلوک ۱۱

[2] امرکوش۔ منش ورگ ۱۰ اشلوک ۱۱

www.KitaboSunnat.com

موجودگی اس وقت ممکن ہے جبکہ اونٹ سواری میں استعمال ہو رہا ہو۔

مقام کا تعیّن

نراشنس کے مقام کے تعین کے سلسلہ میں خارجی ثبوت ملتے ہیں اور نہ داخلی ثبوت فراہم ہوتے ہیں۔ مقام کے تعین کے بغیر نراشنس کے آنے کے مقام کا علم بھی ناممکن ہے۔ اس لیے نراشنس کے مقام کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ غور و فکر کرنا ضروری ہے۔

نراشنس سواری میں اونٹ کا استعمال کرے گا۔ کوئی بھی شخص اصولی طور پر جس ملک، زمانہ یا ماحول میں پیدا ہوتا ہے، اس ملک کی زبان، لباس اور سواری استعمال کرتا ہے۔ اونٹ کی سواری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نراشنس جس مقام پر پیدا ہوگا وہاں اونٹوں کی افراط ہو۔ اونٹوں کی افراط عموماً انہیں مقامات پر ہوتی ہے جو ریگستانی علاقے ہوتے ہیں۔ اس طرح مقام کے تعین کا فیصلہ کرتے ہوئے ہم اس حقیقت پر پہنچتے ہیں کہ نراشنس ریگستانی خطۂ زمین میں پیدا ہوگا جہاں اونٹ کثیر تعداد میں پائے جاتے ہوں۔

دوسرا باب

نراشنس کی صفات اور اہمیت

ویدوں میں جتنے بھی منتر آئے ہیں، زیادہ تر خدا کی صفات پر روشنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو دوسرے موضوعات سے متعلق ہیں۔ نراشنس کی اہمیت اسی بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ وہ قابلِ تعظیم ٹھہرایا گیا ہے۔ رگ وید کے زمانہ میں یگیہ[1] کرتے وقت نراشنس کو پکارا جاتا تھا اور اس پکار میں اس کے لیے لفظ "پیارا" استعمال کیا جاتا تھا۔ نراشنس کے لفظ کو مزید شیریں بتاتے ہوئے اسے رگ وید میں واضح خوش کلام بھی کہا گیا ہے۔[2]

علمِ غیب کا جاننے والا

خوش کلام یعنی شیریں زبان کے علاوہ نراشنس کی ایک بڑی خوبی غیبی امور کا جاننے والا بتائی گئی ہے، علمِ غیب کے جاننے والے کو "کوی" کہا جاتا ہے۔ کوی کی ذہانت کا ایک عجیب عالم ہوتا ہے جس کے بارے میں ایک عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ کوی اس کے بارے میں اس طرح بیان کرتا ہے جیسے وہ اس کی آنکھوں کے سامنے موجود ہو۔ حرف کَ (क) کو مطلب ہوتا ہے خدا اور کوی۔ یعنی جس کا خدا سے قریبی تعلق ہو اور جو خدا کو اچھی طرح جانتا ہو۔

ہندی لغات میں "کوی" کے بہت سے معنی دیے گئے ہیں۔ ذہین، ہوشیار، عقلمند، غور و تدبر کرنے والا، قابلِ تعریف اور بزرگ وغیرہ۔ رگ وید میں نراشنس کو کوی بتایا گیا ہے۔[3] کوی کا ایک مطلب شاعری کرنے والا یعنی

---

[1] ایک طرح کی عبادت

[2] رگ وید منتر

[3] رگ وید منتر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر بھی ہوتا ہے۔

نورانی

نراشنس سے متعلق رگ وید میں ایک لفظ

ہوا ہے[۱] اور اس لفظ کے تجزیاتی معنی ہیں حسین و جمیل شخص، جس کے چہرے سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں۔ رگ وید کے جس منتر میں نراشنس کو حسین و جمیل کہا گیا ہے وہاں واضح طور پر یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ وہ اپنی خداداد لیاقت سے گھر گھر روشنی پھیلائے گا۔[۲] یعنی ایسا کوئی گھر نہ ہوگا جہاں نراشنس کی تعریف و توصیف بیان نہ کی جائے گی۔ ایسی حالت میں نراشنس نام کے معنی بھی متعین ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس لفظ کے لغوی معنی بھی یہی ہیں کہ ایسا شخص جس کی تعریف کی گئی ہو۔ گھر گھر روشنی پھیلانے کا ایک مطلب گھر گھر میں علم پہنچانا بھی ہے۔ اسی باعث رگ وید میں نراشنس کو مبلغ علم بھی کہا گیا ہے۔

گناہوں سے بچانے والا

نراشنس کو سارے گناہوں سے لوگوں کو بچانے والا کہا گیا ہے۔[۳]

۱؎ رگ وید سنہتا

۲؎ رگ وید سنہتا ۳؎ رگ وید 4-56-1-1

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں جو وصف ہوتا ہے۔ اس سے اس کو دوسروں میں پیدا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ منتروں کا جاپ کرنے والے رشی نراشنس سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ آکر تمام لوگوں کو گناہوں سے بچائے۔ اس منتر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ کے رشیوں کے اندر نراشنس کے لیے کتنی عقیدت تھی کہ وہ اپنے آپ کو کس قدر اس بات کے لیے آرزومند پاتے تھے کہ نراشنس آکر لوگوں کو گناہوں سے بچائے۔ اگر کوئی شخص مندرجہ بالا منتر پر یہ شک کرے کہ اس کے معنی تو یہ ہوتے ہیں کہ سارے گناہوں سے ہمیں پار لگا دے۔ تو پھر اسے لوگوں کو گناہوں سے بچانا کے معنی کیوں پہنائے جا رہے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ویدوں میں جو منتر ہیں، وہ لوگوں کی جانب سے کی جانے والی دعا کے منتر ہیں نہ کہ رشیوں نے اپنی نجات کے لیے ان منتروں کو تخلیق کیا ہے۔ وید انسان کے تخلیق کردہ نہیں ہیں بلکہ وید انسانوں کی بھلائی اور فلاح کے لیے خدا کی جانب سے رسولوں کے ذریعہ نازل کیے گئے ہیں[1]۔ لہٰذا مندرجہ بالا منتر کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ لوگوں کو گناہوں سے بچانے والا۔

نراشنس کی شخصیت

کوئی شخص جب قابلِ تعریف ہوتا ہے تو اس کی تعریف کا سبب اس

---

[1] اہلِ ہنود علماء کا یہ خیال ہے کہ ویدوں کا نزول خدائی طرف سے ہوا ہے یہ انسانی تخلیق نہیں ہیں۔ اس کے متعلق کوئی متعین بات نہیں کہی جا سکتی۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص میں اپنی ذاتی صفات ہوتی ہیں جس کے سبب وہ تعریف کا اہل قرار پاتا ہے۔ بڑے لوگوں کی تعریف انہیں خوش کرنے کے لیے بھلے ہی چند مفاد پرست لوگ کردیں لیکن حقیقت میں بڑے لوگ تعریف کے نہیں مذمت کے لائق ہوتے ہیں۔ یہ یقینی طور پر کہا جاتا ہے کہ "برے لوگوں کی برائیوں کی جہاں تک تعریف کی جائے کم ہی ہے۔" اس جملہ میں حقیقتاً تعریف کا لفظ مذمت کے معنی ہی میں استعمال ہوا ہے۔ انسان کے قابل تعریف ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صفات عالم وداتا، معزز، نفس کش، طاقتور، علم الٰہی سے واقف، خوش کلام ہو۔ جہاں تک ممکن ہو صدقہ و خیرات کرتا ہو اور فرض شناس ہو۔ لوگوں کے دلوں میں عام طور پر وہ ہی شخص کوئی مقام پاتا ہے جو انسان سے نفرت نہ کرتا ہو، مذہب کا پیرو ہو، اچھا عمل کرے، برے کاموں سے دور رہے، کافر نہ ہو، اور غصہ، خوشی، غرور، شرم، بیوقوفی اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا جذبہ اس پر حاوی نہ ہو۔

نراشنس کی پہچان کے طور پر اتھروید میں کچھ متعین باتیں بتائی گئی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ **شتر سوار:** — اتھروید میں نراشنس سے متعلق جو پیشین گوئی کی گئی ہے اس میں شتر سوار کہا گیا ہے۔[۱]

۲۔ **بارہ بیویوں والا:** — نراشنس کے پاس بارہ بیویاں ہوں گی۔

---

[۱] اتھروید 2-127-20

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کی تصدیق بھی اتھروید کے اس منتر سے ہوتی ہے جس میں اسس کو شتر سوار کہا گیا ہے[1]

۳۔ **تنلو طلائی سکوں والا:**۔۔۔ ہنگامی حالات میں طلائی سکے انسان کو کافی سہولت پہنچاتے ہیں۔ نراشنس کو خدا کی جانب سے تنلو طلائی سکے عطا کیا جانا تحریر ہے[2]

۴۔ **دس مالاؤں والا:**۔۔۔ مالائیں گلے کا ہار ہوتی ہیں "گلے کا ہار" کی تشبیہ صحیح طور پر "پیارے" یعنی محبوب کے لیے استعمال میں آتی ہے نراشنس کے لیے دس مالائیں خدا کی مرضی سے دیے جانے کی بات اتھروید کے بیسویں کانڈ کے ایک سو ستائیسویں بیان کے تیسرے منتر میں کہی گئی ہے۔

۵۔ **دس ھزار گایوں والا:**۔۔۔ خدا کی جانب سے نراشنس کو دس ہزار گائیں عطا کی جائیں گی۔

۶۔ **تین سو گھوڑوں والا:**۔۔۔ نراشنس کو تین سو گھوڑے ملیں گے اتھروید کے مندرجہ بالا منتر میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

اب ہم اگلے باب میں یہ ثابت کریں گے کہ نراشنس پیدا ہو چکے ہیں یا نہیں اور اگر وہ پیدا ہو چکے ہیں تو وہ کون تھے؟

---

[1] اتھر وید 2—127—20

[2] اتھر وید 3—127—20

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

۱۔ اسمی ثبوت

نراشنس لفظ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پہلے باب میں بتائے جا چکے ہیں۔ معنی کے نظریہ سے واضح ہے کہ نراشنس لفظ کسی خاص شخصیت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ اس سے مراد نبے ظہور میں آنے والا شخص جس کے بارے میں ویدوں میں پیشن گوئی کی گئی ہے۔

"نر" یعنی انسان اور اشنس یعنی جس کی تعریف کی جائے گی۔ اس لیے ہمیں ایک ایسی شخصیت تلاش کرنا ہے جو انسان بھی ہو اور جس کی تعریف کی جاتی تھی اور جس کی تعریف بھی کی گئی ہو۔ "محمد" کا مادّہ حمد ہے۔ جس کے معنی ہیں تعریف کرنا۔ اور محمد، جس کی تعریف کی گئی ہو۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان بھی تھے۔ لہٰذا ان میں آدمیت اور تعریف دونوں خصوصیات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اس طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نراشنس کا عربی مترادف لفظ محمد ہے۔ جس طرح جل (پانی) کو فارسی میں آب اور انگریزی میں واٹر Water کہتے ہیں۔ اس طرح نراشنس اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ہی شخصیت کا سنسکرت اور عربی نام ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نراشنس سے متعلق جو باتیں کہی گئی ہیں وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صادق آتی ہیں یا نہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ زمانی ثبوت

نراشنس کے ظہور کا زمانہ وہ ہوگا جب اونٹ سواری کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور اسی زمانہ میں ہوا جب کہ اونٹوں کا سواری میں استعمال کثرت کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اونٹ کی سواری کے بہت دلدادہ تھے اور آپؐ نے مدینہ کو ہجرت بھی اونٹ ہی پر کی تھی۔

۳۔ جائے پیدائش کی مناسبت

نراشنس کا جائے پیدائش ایسا مقام بتایا گیا ہے کہ جو ریگستانی خطۂ زمین ہو۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مکہ میں ظہور ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ مکہ ریگستانی علاقہ ہے۔

۴۔ صفاتی مناسبت

(ا) رگ وید میں نراشنس کے لیے پریہ (پیارا) لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی سب کو پیارے تھے۔

(ب) نراشنس کو غیب داں بتایا گیا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی (خدا کی جانب سے) غیبی امور کا علم ہوتا تھا۔ اس کے بہت سے ثبوت آپؐ کی سیرت کی کتابوں میں منقول ہیں۔ اس قسم کا ایک واقعہ محترم عنایت احمد نے اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "الکلام المبین" میں بھی درج کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایرانیوں اور رومیوں کے درمیان ہونے والی جنگ کے درمیان رومیوں کو شکست کھاجانے اور دوبارہ نو سال کے اندر فتح حاصل کرنے کے بارے میں خبر دی تھی۔ آپؐ یہ پیشن گوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی تھی۔ نو سال کے اندر ہی نینوا کی لڑائی میں رومیوں کو فتح حاصل ہوئی' اس واقعہ سے متعلق سورہ روم قرآن پاک کی تیسویں سورۃ نازل ہوئی ہے۔ سورہ روم کی دوسری سے چوتھی آیت تک اس بات کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"رومی قریب کی سرزمین میں مغلوب ہو گئے ہیں اور اپنی
اس مغلوبیت کے بعد چند سال کے اندر وہ غالب ہو جائیں گے۔
اللہ ہی کا اختیار ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔"

یہ غیبی امور سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باخبر ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے —

(ج) تراشنس کو ویدوں میں کوی (شاعر) یعنی شاعری کرنے والا اور خدا کو پہچاننے والا بھی کہا گیا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی لوگوں نے شاعر کہا ہے۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ آپؐ خدا کے پہچاننے والے اور خدا کا پیغام پہنچانے والے تھے۔ اسی لیے آپؐ کو اللہ کا رسول یا نبی کہا جاتا تھا۔

(د) رگ وید میں تراشنس کو نہایت حسین وجمیل اور گھر گھر علم کی روشنی پہنچانے والا کہا گیا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی بہت زیادہ حسین وجمیل تھے۔ لوگ آپؐ کے حسن وجمال کے گرویدہ تھے۔ آپؐ کی پرکشش شخصیت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق آر۔بی۔اسمتھ نے اپنی کتاب "محمدؐ اور محمڈن ازم" میں ایک جگہ تحریر کیا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مخالفین بھی ان کی پُرکشش شخصیت اور عظمت وشان سے مرعوب ہو کر ان کی عزت کرنے کے لیے مجبور ہو جاتے تھے۔ مخالفین کی حد درجہ مخالفت کے باوجود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے علم کی روشنی گھر گھر پہنچانے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر تاراچند نے اپنی کتاب "ہندوستانی تہذیب پر اسلام کے اثرات" کے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خدا کا کلام نازل ہونے لگا۔ اور آپ زمین پر خدا کے نبی بن گئے۔"

(۵) نراشنس کو گناہوں سے بچانے والا بھی کہا گیا ہے۔ عام طور پر کچھ لوگ بے دینی کو دین سمجھ کر اس کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ ایسے بے دین لوگوں کو نراشنس غلط کاموں سے روکے گا۔ اور آئندہ غلط روش پر چلنے سے باز رہنے کو کہے گا۔ گناہگار لوگ اگر خدا سے توبہ استغفار نہیں کرتے تو آئندہ بھی ان کے گناہوں میں مبتلا ہونے کا امکان باقی رہتا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نہ صرف لوگوں کو گناہوں سے بچنے کی ترغیب دی بلکہ خدا سے توبہ استغفار کے لیے بھی آمادہ کیا تاکہ لوگوں کو اپنے کیے ہوئے گناہوں کی پاداش میں دوزخ نہ جانا پڑے۔ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کا ہی اثر ہے کہ آج بھی مسلمانوں میں شراب اور سود ممنوع ہے۔

۵۔ بیویوں کی مناسبت

اتھروید میں نراشنس کو بارہ بیویوں کا شوہر بتایا گیا ہے۔ محمد (صلی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم) کی بارہ بیویاں تھیں۔ اس طرح نراشنس سے متعلق کہی گئی بات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پوری طرح صادق آتی ہے۔[1] کسی بھی عظیم آدمی کی جو مذہبی نظریہ و خیالات کا حامل رہا ہو، بارہ بیویاں نہیں رہی ہیں۔ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ایسے تھے جن کی بیویوں کی تعداد بارہ تھی۔

۶۔ دیگر باتوں میں مناسبت

اتھروید میں نراشنس کے متعلق چند اور باتیں کہی گئی ہیں۔ آیئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ان کی بھی جانچ کرلیں۔

اتھروید میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نراشنس کو گائیں عطا کرے گا۔ گئو (گائے) عام طور پر اچھے انسان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا دس ہزار اچھے انسان، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والے اچھے لوگ آپؐ کی زندگی کے آخری دور میں یقیناً دس ہزار تھے۔ مدینہ (طیبہ) سے مکہ (مکرمہ) کے لیے جب آپؐ نے کوچ کیا ہے تو اس وقت مسلمانوں کی تعداد دس ہزار تھی۔[2] اور ان دس ہزار انسانوں کے اچھے اور بھلے ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ مکہ (مکرمہ) میں داخل ہوئے تو نہ تو کسی طرح کی

---

[1] حضور صلعم کی گیارہ ازدواج پر سب کا اتفاق ہے۔ دو کا انتقال آپؐ کی زندگی میں ہوگیا تھا اور نو وفات کے وقت موجود تھیں۔

[2] "محمد صلعم کی باتیں اور خطبات" از اسٹینلے لین پول۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ ہوئی اور نہ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی کی گئی۔ اسی لیے ان دس ہزار شریف النفس انسانوں کو گئو (گائیں) کہا گیا نو بے جا نہیں۔

نراشنس سے متعلق ویدوں میں یہ بھی تحریر ہے کہ اس کو تین سو (अर्वन) گھوڑے حاصل ہوں گے۔ جیسا کہ میں نے تحریر کیا ہے اروَن (अर्वन) کے معنی گھوڑے کے ہیں اور گھوڑا نہایت تیز رفتار اور جنگ میں بے انتہا کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ تین سو کا مطلب یہ ہے کہ تین سو سے زیادہ اور چار سو سے کم، جس طرح سپت شتی (सप्तशती) لفظ کا مطلب ہے کہ ایک ایسی کتاب جس میں سات سو یا اس سے زیادہ لیکن آٹھ سو سے کم نظمیں یا اشعار ہوں۔ بالکل اسی طرح تین سو سواروں (अर्वन) کا مطلب ہوتا ہے۔ تین سو یا تین سو سے زیادہ لیکن چار سو سے کم۔ اروَن (अर्वन) لفظ بہادر جنگجو کے لیے مستعمل ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے دشمنوں سے بدر کے مقام پر جو پہلا معرکہ پیش آیا اس میں آپؐ کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

اتھروید میں نراشنس کو دس مالائیں دیئے جانے کا بھی تذکرہ ہے۔ یہ دس مالائیں دس ایسے جاں نثار انسانوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو نراشنس کے گلے کے ہار کے مانند ہوں اور نراشنس انہیں بہت چاہتا ہو۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دس ایسے عزیز ترین ساتھی تھے، جو اپنی جاں نثاری و فداکاری میں سب سے آگے تھے۔ یہ دسوں جاں نثار ساتھی ہمہ وقت آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ کے ارد گرد رہتے تھے۔ لہٰذا ان عزیز ترین جاں نثاروں کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گلے کا ہار کہا جائے تو کیا غلط ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• محمد (صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جاں نثار ساتھی، دشمنوں اور مخالفین کی ہر کارروائی کے مقابلہ میں ہر طرح سے آپؐ کے ساتھ تھے۔ یعنی آپؐ کے گلے کی مالا کی طرح تھے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہ دسوں پیارے ساتھی "عشرہ مبشرہ" کہے جاتے تھے۔ یعنی وہ دس خوش نصیب ہستیاں جن کو زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی گئی۔

اتھروید میں نراشنس کو سَو نِشک ([illegible]) دیے جانے کی بات تحریر ہے۔ نِشک کے معنی ہیں سنہری مہریں یا طلائی سکے۔ بہرحال نِشک یا سنہری مہریں کا لفظ ان مخصوص افراد کے لیے مستعمل ہے جو ان خوبیوں کے حامل ہوں خدا کے دین کی تبلیغ کرتے والوں اور دین کی صحیح طور سے حفاظت کرنے والوں کو بھی نِشک لفظ سے مناسبت دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نِشک بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اور سچے دین کے مبلغین اور پیروؤں کی بھی بڑی قدر و قیمت ہے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جن تعلیمات کی تبلیغ کرتے تھے، اس میں معاونت کے لیے آپؐ کے سَو معاون اور مددگار تھے۔ یہ حضرات نہ صرف خود ان تعلیمات پر عمل کرتے تھے جو آنحضرت صلعم سے وہ حاصل کرتے تھے، بلکہ ان تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کا فرض بھی انجام دیتے تھے۔ ان حضرات کو "اصحاب صفہ" کہا جاتا تھا۔

اس طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ویدوں میں جس نراشنس کے ظہور میں آنے کی بات کہی گئی ہے وہ صرف اور صرف حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نراشنس

دیگر مذہبی کتابوں کی بنیاد پر

گذشتہ تین ابواب میں ویدوں سے نراشنس کی حیثیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اب کچھ دیگر مذہبی کتابوں کی روشنی میں نراشنس یعنی آخری رسول سے متعلق گفتگو کی جائے گی۔

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کی پانچویں کتاب کے مطابق

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہونے والی اجبار نامی کتاب میں ایک ایسے نبی کے ہونے کی پیشن گوئی کی گئی ہے کہ جو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے مشابہ اور ان کے بھائیوں میں سے ہوگا۔ اس آنے والے رسول پر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوگی اور وہ ایک نئی شریعت لے کر آئے گا۔[1]

مندرجہ بالا پیشن گوئی سے آنے والے رسول سے متعلق مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:۔

۱۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے مشابہ ہونا۔

۲۔ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے بھائیوں میں سے ہونا۔

۳۔ اس رسول پر وحی کا نازل ہونا اور خود صاحبِ شریعت ہونا۔

۱۔ Deuteronomy, 18-18 (عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے مشابہ کون اور کیوں

اب دیکھنا یہ ہے کہ کون ایسا رسول ہوا ہے کہ جو (حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے مشابہ رہا ہے۔ چند عیسائی علماء کا کہنا ہے کہ یہ پیش گوئی (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے لیے کی گئی تھی۔ لیکن اس رائے کے قبول کرنے میں مندرجہ ذیل قباحتیں ہیں:

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے فرعون کی قوم کے ایک آدمی کو گھونسہ مار کر ہلاک کیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تبلیغ مذہب میں اڑنگا ڈالنے والوں کا مقابلہ کرنا اور انہیں نقصان پہنچانا (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک پسندیدہ امر تھا۔[1] (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے کسی مخالف کو نقصان نہیں پہنچایا بلکہ وہ (عیسائی عقیدہ کے مطابق) اپنے مخالفین کے ذریعہ ہی مصلوب کیے گئے تھے۔

دوسری بات یہ کہ (حضرت) موسیٰ کی قوم کے لوگ ان کے رسول ہونے

---

[1] فرعون کی قوم کے آدمی کو قتل کرنے کا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس واقعہ کو نبوت کے بعد کے حالات سے جوڑنا مناسب نہیں ہے۔ دوسرے حضرت موسیٰؑ نے قتل نہیں کیا تھا یہ محض اتفاق تھا کہ وہ ایک گھونسے میں ہلاک ہو گیا ــــ لہٰذا تبلیغ دین سے اس طــــرح کے واقعات وابستہ کرنا سراسر غلط ہے۔ (م ــ ا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے بُت پرستی میں مبتلا تھے (حضرت) عیسیٰ کی قوم کے لوگ، ان کے رسول ہونے سے پہلے بت پرستی میں مبتلا نہیں تھے۔

تیسری بات یہ کہ (حضرت) موسیٰ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے مخالفین پر جس طرح فتح پائی (حضرت) عیسیٰ کو اپنی زندگی میں اپنے مخالفین پر ایسی کوئی فتح حاصل نہیں ہوئی بلکہ وہ اپنے مخالفین ہی کے ذریعہ (عیسائی عقیدہ کے مطابق) مصلوب کیے گئے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

چوتھی بات یہ کہ (حضرت) موسیٰ کو ان کے ماننے والوں نے دھوکا نہیں دیا جبکہ (حضرت) عیسیٰ کو ان کے شاگردوں ہی میں سے ایک نے دھوکا دیا۔

پانچویں بات یہ کہ (حضرت) موسیٰ کی پیدائش ماں باپ دونوں کے توسط سے ہوئی تھی اور وہ بیوی بچوں والے تھے جبکہ (حضرت) عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اور ان کے کوئی بیوی تھی اور نہ کوئی اولاد ہی تھی۔

چھٹی بات فرق کی یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ اپنی قوم اور اپنے ماننے والوں کو فرعون کی غلامی سے چھڑا کر مصر سے چلے گئے تھے لیکن (حضرت) عیسیٰ اپنی زندگی میں رومن حکومت سے اپنی قوم یا اپنے ماننے والوں کو آزاد کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ساتویں بات فرق کی یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ نے اپنے لوگوں کو فلسطین پر قبضہ کرنے کے لیے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا جس کے نتیجے میں ان کی قوم فلسطین پر قابض ہو گئی تھی۔ لیکن (حضرت) عیسیٰ نے اپنے لوگوں کو جنگ کرنے کا کبھی حکم نہیں دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں بات اختلاف کی یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ کو خدا نے ایک نئی شریعت عطا کی تھی جبکہ (حضرت) عیسیٰ کسی بھی نئی شریعت کو لے کر نہیں آئے تھے بلکہ وہ (حضرت) موسیٰ کی شریعت ہی کی تجدید کرنے آئے تھے[۱]

نویں بات فرق کی یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ بنی اسرائیل کے قائد و پیشوا تھے اور وہ بہت ممتاز حیثیت کے مالک تھے (حضرت) عیسیٰ اپنی حیات میں اپنی ہی برادری کے قائد نہیں رہے انہیں تو صرف بارہ آدمیوں نے اپنا استاد اور مذہبی پیشوا مانا تھا جن میں سے ایک شاگرد نے انھیں دھوکا دے کر گرفتار بھی کرا دیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ (حضرت) عیسیٰ کے ماننے والے بھی پورے طور پر ان سے عقیدت و محبت نہیں رکھتے تھے۔

دسویں بات اختلاف کی یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ نے طویل عمر پائی تھی۔ (حضرت) عیسیٰ نے اتنی طویل عمر نہیں پائی۔

اختلاف کی گیارہویں بات یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ کے انتقال کے بعد ان کے نامزد کیے ہوئے خلیفہ نے پورے فلسطین اور شام پر فتح حاصل کی تھی جبکہ (حضرت) عیسیٰ سے کوئی بھی ایسی بات منسوب نہیں ہے۔

لہٰذا (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کی پیشن گوئی کے حامل (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کبھی نہیں ہو سکتے۔ مندرجہ فرق و اختلاف کی بنیاد پر (حضرت) عیسیٰ اور (حضرت) موسیٰ میں مشابہت تلاش نہیں کی جا سکتی۔

---

[۱] عہد نامہ جدید 17—5

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے مشابہت و مناسبت رکھتے تھے؟

جی ہاں، مندرجہ ذیل باتیں مشابہت کا بین ثبوت فراہم کرتی ہیں:

تبلیغ دین کے سلسلہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے والوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں نقصان پہنچانے میں (حضرت) موسیٰ اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یکساں تھے۔[1]

ان میں دوسری مماثلت یہ پائی جاتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش سے پہلے ان کی قوم کے لوگ بھی بت پرستی میں بری طرح لت پت تھے اور یہی حال (حضرت) موسیٰ کی قوم کے لوگوں کا تھا۔

تیسری مماثلت یہ ہے کہ جس طرح سے (حضرت) موسیٰ نے اپنے مخالفین پر کامیابی حاصل کی اسی طرح (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی اپنے مخالفین پر مکمل کامیابی حاصل ہوئی۔

---

[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں جس واقعہ کو بنیاد بنا کر پہلی مماثلت بیان کی گئی ہے وہ واقعہ ہی غلط ثابت ہو چکا ہے یعنی قبطی کا قتل کیا جانا، البتہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضور صلعم کی جو مماثلت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے:

"تم لوگوں کے پاس ہم نے اسی طرح ایک رسول گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔"

(سورۂ مزمل۔ آیت ۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی مماثلت یہ ہے کہ جس طرح (حضرت) موسیٰ کے پیروؤں نے انہیں دھوکا نہیں دیا۔ بالکل اسی طرح (حضرت) محمد (صلعم) کے ساتھیوں نے بھی انہیں دھوکا نہیں دیا۔

پانچویں مماثلت یہ ہے کہ جس طرح (حضرت) موسیٰ ماں باپ سے پیدا ہوئے تھے، اسی طرح (حضرت) محمدؐ بھی ماں باپ سے پیدا ہوئے تھے۔ (حضرت) محمدؐ (حضرت) عیسیٰؑ کی طرح کنواری ماں کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ (حضرت) محمدؐ بیوی بچے والے تھے (حضرت) عیسیٰؑ کی طرح آپؐ کنوارے نہیں رہے۔

چھٹی مماثلت یہ ہے کہ جس طرح (حضرت) موسیٰ نے اپنی قوم اور اپنے ساتھیوں کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی تھی۔ اسی طرح (حضرت) محمد (صلعم) نے بھی اپنے ماننے والوں کو قریش کے ظالم سرداروں کے خونخوار پنجوں سے نجات دلائی۔

ساتویں مماثلت یہ ہے کہ جس طرح (حضرت) موسیٰؑ کے حکم سے ان کے ماننے والوں نے ان کی وفات کے بعد، ان کے ایک خلیفہ کی سرکردگی میں فلسطین اور شام فتح کیے اسی طرح (حضرت) محمد (صلعم) کے ماننے والوں یعنی مسلمانوں نے آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے ایک خلیفہ (حضرت) عمرؓ کی سرکردگی میں شام اور فلسطین فتح کیے۔

آٹھویں مماثلت یہ ہے کہ جس طرح (حضرت) موسیٰ کو اللہ کی طرف سے ایک نئی شریعت عطا ہوئی تھی اسی طرح (حضرت) محمد (صلعم) کو بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی شریعت عطا کی گئی۔

نویں مماثلت یہ ہے کہ جس طرح (حضرت) موسیٰ اپنی قوم کے مذہبی قائد و پیشوا تھے اسی طرح (حضرت) محمد (صلعم) بھی اپنی قوم کے مذہبی رہنما اور قائد ہوئے۔

دسویں مماثلت یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ نے طویل عمر پائی تھی، بالکل اسی طرح (حضرت) محمد (صلعم) کو بھی طویل عمر نصیب ہوئی۔[۱]

---

[۱] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مماثلت کے سلسلہ میں حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۵۴۸ پر سورہ معوذتین کے موضوع اور مضمون کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ:

ان حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں طلوع صبح کے رب کی، تمام مخلوقات کے شر سے، رات کے اندھیرے اور جادوگروں اور جادوگرنیوں کے شر سے اور حاسدوں کے شر سے، اور ان سے کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے معبود کی، ہر اس وسوسہ انداز کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ شیاطین جن میں سے ہو یا شیاطین انس میں سے۔ یہ اس طرح کی بات ہے جیسی حضرت موسیٰؑ نے اس وقت فرمائی تھی جب فرعون نے بھرے دربار میں ان کے قتل کا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ میں نے اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لے لی ہے ہر اس متکبر کے مقابلہ میں جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔" (المومن ۲۷) "اور میں نے اپنے اور تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح (حضرت) موسیٰ اور (حضرت) محمد (صلعم) میں مماثلت نظر آتی ہے۔ لیکن (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان مماثلت نظر نہیں آتی۔

(حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کا برادرزادہ ہونا

آخری رسول (حضرت) موسیٰ کے بھائیوں میں سے ہوگا' اس بات کی بھی تصدیق (حضرت) موسیٰ کے پانچویں صحیفہ (احبار) ڈیوٹیرانومی Deuteronomy سے ہو جاتی ہے۔ (حضرت) موسیٰ کے بھائیوں میں سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ (حضرت) موسیٰ کے نسل میں سے نہیں بلکہ وہ ان کے خاندانی سلسلہ نسب سے ہوگا۔

عہدنامہ عتیق کے پانچویں صحیفہ ڈیوٹیرانومی Deuteronomy

رب کی پناہ لے لی ہے اسی بات سے کہ تم مجھ پر حملہ آور ہو۔" (الدّخان ۔۳۰)

دونوں مواقع پر اللہ کے ان جلیل القدر پیغمبروں کا مقابلہ بڑی بے سروسامانی کی حالت میں بڑے سروسامان اور وسائل و ذرائع اور قوت و شوکت رکھنے والوں سے تھا۔ دونوں مواقع پر وہ طاقتور دشمنوں کے آگے اپنی دعوت حق پر ڈٹ گئے۔ درانحالیکہ ان کے پاس کوئی مادی طاقت ایسی نہ تھی جس کے بل پر وہ ان کا مقابلہ کر سکتے اور دونوں مواقع پر انھوں نے دشمنوں کی دھمکیوں اور خطرناک تدبیروں اور معاندانہ چالوں کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا کہ تمہارے مقابلہ میں ہم نے رب کائنات کی پناہ لے لی ہے۔ (و ـ ا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنیاد پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے (حضرت) موسیٰ کی طرح اب دوسرا نبی نہیں آئے گا جس کو خدا کے حضور کھڑے ہو کر گفتگو کرنے کا موقع فراہم ہو[لے] گو کہ آخری رسول سے متعلق عہد نامہ عتیق میں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے لیکن یہ بات مستقبل سے متعلق ہے۔ ویدوں میں بھی اکثر مقام پر یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور قرآن پاک نے بھی اس انداز کو اپنایا ہے کہ مستقبل کی باتوں کو ماضی کے صیغہ میں بیان کیا گیا ہے[لے]۔ اگر اس اصول کو نہ مانا جائے تو ایک بڑا اعتراض یہ ہوگا کہ (حضرت) موسیٰ کی حیات ہی میں ان پر نازل ہونے والے صحیفہ میں یہ کسی بھی طرح نہیں کہا جا سکتا کہ (حضرت) موسیٰ کے مماثل کوئی نہیں ہوا۔

(حضرت) موسیٰ کے بھائیوں میں (حضرت) محمد (صلعم) کا شمار جس بنیاد پر ہوتا ہے اس کی تفصیلات یہ ہیں:-

(حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) جو ابوالانبیا سے کہے جاتے ہیں۔ ان کے دو لڑکے تھے۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی پہلی بیوی کا نام (حضرت) سارہ تھا جن سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ (حضرت) سارہ کی مرضی سے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نے ایک مصری عورت (حضرت) ہاجرہ سے شادی کر لی۔ (حضرت)

لے Old Testa...

لے اس اصول کے ماننے میں کوئی قباحت نہیں ہے جیسا کہ خود مصنف نے تحریر کیا ہے تقریباً ہر مذہبی کتاب نے اس انداز کو اپنایا ہے۔ (ھ - ا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاجرہ کے بطن سے (حضرت) اسماعیل (علیہ السلام) پیدا ہوئے۔ جس وقت (حضرت) اسماعیل پیدا ہوئے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی عمر ۸۶ سال کی تھی۔ ننّو سال کی عمر میں آپؑ کے ایک اور بیٹے (حضرت) اسحاق (حضرت) سارہ کے بطن سے جبکہ ان کی عمر نوّے سال کی تھی پیدا ہوئے[۱] (حضرت) اسحاق کی پیدائش سے ایک سال قبل (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کو اللہ نے یہ بشارت دی تھی کہ ان کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس پر (حضرت) ابراہیم نے سجدہ شکر ادا کیا۔ یہ کنعان کا واقعہ ہے جہاں (حضرت) ابراہیم غریب الوطنی کی زندگی گزار رہے تھے کنعان آج کل فلسطین کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

خدا نے (حضرت) ابراہیمؑ سے یہ وعدہ کیا کہ میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری اولاد کو بھی یہ سارا ملک کنعان جس میں تو پردیسی ہو کر رہتا ہے اس طرح دوں گا کہ وہ صدہا سال ان کی ملکیت رہے گی[۲]

عہد نامہ عتیق کی بنیاد پر Old Testament اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ فلسطین پر (حضرت) ابراہیم کی اولاد کا غاصب حق رہے گا۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ (حضرت) ابراہیم کو بھوشیہ پران میں 'اب رام' کہا گیا ہے اور قرآن میں ابراہیم (علیہ السلام)۔ (حضرت) براہیم کو جب سے اس نام سے پکارا گیا ہے جب کہ خدا نے ان سے قوموں کا باپ ہونے کا وعدہ کیا تھا۔

---

[۱] धर्म शास्त्र उत्पत्ति 21

[۲] ... Testament ... 17—9 ...

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسطین پر (حضرت) ابراہیم کی اولاد کا ہمیشہ حق ملکیت رہے گا۔ خدا کے اس وعدے سے اتنا تو ظاہر ہوتا ہے کہ فلسطین پر قبضہ کا حق (حضرت) ابراہیم ہی کی اولاد کو حاصل رہے گا خواہ وہ جس شاخ کی ہو۔ (حضرت) اسماعیل کی اولاد میں عربوں کا شمار ہوتا ہے اور آپ کے سوتیلے بھائی (حضرت) اسحاق کی اولاد میں یہودی ہیں۔ سوتیلے بھائیوں کا روایتی حسد مشہور ہے۔ لہٰذا ان دونوں سوتیلے بھائیوں کی اولاد عرب اور یہود کے درمیان ایک دوسرے کے لیے حسد کا جذبہ ہونا قرین قیاس ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطین پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے لیے عرب اور یہودی ہمیشہ لڑتے رہے ہیں۔

(حضرت) ابراہیم کے پہلے بیٹے (حضرت) اسماعیل کا سلسلہ اولاد مختصراً یہ ہے:

(حضرت) اسماعیل کے بیٹے کا نام قیدار تھا۔ قیدار کی کئی پشت کے بعد عدنان ہوئے۔ عدنان کی کئی پشت کے بعد قریش ہوئے اور ان کی کئی پشت کے بعد عبد مناف ہوئے۔ عبد مناف کے بعد ہاشم، ان کے بعد عبد المطلب اور عبد المطلب کے بعد عبد اللہ ہوئے جن کے نامور بیٹے (حضرت) محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تھے۔

(حضرت) ابراہیم کے دوسرے بیٹے (حضرت) اسحاق کا سلسلہ اولاد اس طرح ہے:۔

(حضرت) اسحاق کے بعد (حضرت) یعقوب (اسرائیل) حضرت یعقوب کے بعد یہوداہ اور یہوداہ کی کئی پشت کے بعد (حضرت) موسیٰ ہوئے۔

اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ (حضرت) ابراہیم کے دونوں بیٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت) اسماعیل کی اولاد میں سے (حضرت) محمد (صلعم) تھے اور (حضرت) ابراہیم کے چھوٹے بیٹے (حضرت) اسحاق کی اولاد میں (حضرت) موسیٰ تھے۔ یعنی (حضرت) محمد (صلعم) (حضرت) موسیٰؑ کے بھائیوں میں سے ہوئے۔ لہٰذا آخری رسول کی پیشین گوئی جو (حضرت) موسیٰ کے ذریعہ کرائی گئی تھی وہ پوری طرح (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر منطبق ہوتی ہے اس لیے کہ آپؐ بنی اسرائیل میں سے نہیں بلکہ (حضرت) اسماعیل کی نسل سے تھے۔

(حضرت) موسیٰ پر نزولِ وحی کے مطابق جس آنے والے نبی سے متعلق (حضرت) موسیٰ کے پانچویں صحیفہ ڈیوٹیرانامی میں پیش گوئی کی گئی ہے۔ وہ (حضرت) محمد (صلعم) ہی تھے۔ اس کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ (حضرت) محمد (صلعم) پر اللہ تعالیٰ اپنے ایک فرشتہ کے ذریعہ وحی نازل فرماتا تھا۔

آنے والے نبی سے متعلق (حضرت) موسیٰ کی مذہبی کتب کا یہ کہنا ہے کہ وہ خدا کے احکامات کی تبلیغ کرنے والا ہوگا۔ آر۔ بی۔ اسمتھ کی کتاب "محمد اینڈ محمڈن ازم" میں واضح طور پر تحریر ہے کہ (حضرت) محمد (صلعم) پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول ہوتا تھا۔ جو آج قرآن کی شکل میں اس دنیا میں موجود ہے[1]۔ (حضرت) محمد (صلعم) نے حقیقتاً خدا کے احکامات کی تبلیغ کی۔ اگر آپ سچے اور برحق نبی نہ ہوتے اور آپ کا پھیلایا ہوا دین صحیح نہ ہوتا تو آپ زیادہ عرصہ زندہ نہ رہتے جیسا کہ (حضرت) موسیٰ کے پانچویں صحیفہ میں کہا گیا ہے کہ جس کے بارے میں

---

[1] "محمد اینڈ محمڈن ازم" صفحہ ۹۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی کی جا رہی ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے لوگوں کو گمراہ کرے گا اور غلط باتوں کی تبلیغ کرے گا تو وہ یقینی طور پر ہلاک کر دیا جائے گا اور وہ آنے والا نبی نہ مانا جائے گا۔[۱]

رسول کو پہچاننے کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی تعلیمات مبنی برحق ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں اس کو نبی یا رسول مانا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر اسے نبی نہ مانا جائے اور نہ ایسے جعلساز سے ڈرا جائے۔[۲]

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے متعلق غور و فکر کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ آپؐ نے نہ تو کم عمری میں وفات پائی اور نہ آپؐ کو بے وقت لوگوں نے قتل کیا۔ خدا کے سچے دین کی تبلیغ کے معاملہ میں آپؐ کے مخالفین نے کافی مزاحمت کی۔ لیکن آپ نے پھر بھی اپنا کام جاری رکھا۔ ان حالات میں اکثر آپ پر اپنی جان کا خطرہ بھی لاحق ہوا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی۔ (حضرت) محمد (صلعم) کو اللہ کی جانب سے اس طرح کی تسلی بھی دی گئی ہے کہ وہ کسی بات کی فکر نہ کریں، کیونکہ خدا ان کا محافظ ہے۔ لہٰذا انہیں تبلیغ دین کے مخالفین کی طرف سے جان کا خطرہ نہیں ہے۔[۳] یہی سبب تھا کہ

---

[۱] Deuteronomy ehgp.18 verse

[۲] Deuteronomy 19-22

[۳] سورہ ۵۔ آیت ۶۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت) محمد (صلعم) نے بے خوف و خطر اللہ کے دین کی تبلیغ ساری زندگی بلکہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک کی۔[1]

اب آپ (حضرت) محمد (صلعم) کے سچّے نبی ہونے کے ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

(حضرت) محمد (صلعم) نے جب اللہ کے دین کی تبلیغ کا کام شروع کیا تو مکہ کے لوگ آپ کے مخالف ہو گئے اور انھوں نے مسلسل آپ کو اپنی قوم یا گھرانے سے بے دخل کر دینے کی دھمکی دی اور ایک مرتبہ تو تمام لوگوں نے مل کر آپ کے خلاف ایک عہد نامہ تحریر کیا اور اس کے بموجب آپ کو شعب ابوطالب میں چند دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نظر بند کر دیا۔

(حضرت) محمد (صلعم) شعب ابی طالب میں رہائش پذیر رہے۔ یہ مقام خانہ کعبہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ آپؐ اور مسلمانوں کو اس وادی میں رہتے ہوئے ابھی تین سال ہی ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ذریعہ مکّہ والوں سے کہلوایا کہ معاہدہ نامہ تو دیمک چاٹ گئی۔ لہٰذا اب ہمارے اور آپ کے درمیان کا معاہدہ فسخ ہو گیا۔ آپؐ کے چچا ابوطالب نے مکّہ والوں سے کہا کہ اب (حضرت) محمد (صلعم) اور ان کے ساتھیوں کا مقاطعہ ختم ہو جانا چاہیئے کیونکہ معاہدہ نامہ کو دیمک نے چاٹ لیا ہے اور خود (حضرت) محمد (صلعم) کے ساتھ اس طرح کا معاملہ بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ مکّہ والوں نے کہا، اگر یہ بات

---

[1] "ہندوستانی تہذیب پر اسلام کے اثرات" از ڈاکٹر تارا چند

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے کہ معاہدہ نامہ برباد ہو چکا ہے تو پھر یقینی طور پر (حضرت) محمد (صلعم) ہمارے درمیان واپس آسکتے ہیں۔ جب معاہدہ نامہ دیکھا گیا تو خدا کا نام چھوڑ کر باقی حصہ دیمک کی نذر ہو چکا تھا۔ لہٰذا آپؐ کا سماجی مقاطعہ ختم کر دیا گیا۔

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سچائی کا یہ ایک زندہ ثبوت ہے کہ آپؐ نے تین سال شعب ابی طالب میں رہائش پذیر رہتے ہوئے معاہدہ نامہ کے ضائع ہونے کی بات ارشاد فرمائی جو بالکل صحیح ثابت ہوئی[1]

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ (حضرت) محمد (صلعم) نے ایک پیشین گوئی ارشاد فرمائی تھی کہ صوبہ حجاز میں ایک ایسی آگ لگے گی کہ جس کی روشنی میں بصرہ شہر کی پہاڑیاں نظر آئیں گی۔ آپؐ کی وفات کے پینتالیس سال بعد ۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر واقعی ایک زبردست آگ لگی اور کافی وقت تک رہی۔

اس طرح کے اور بھی بہت سے واقعات تاریخ وسیرت کی کتابوں میں درج ہیں جن کا مطالعہ ہمارے لیے پوری طرح اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ (حضرت) محمد (صلعم) ایک سچے نبی تھے اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جس رسول کے لیے پیشین گوئی کی تھی وہ آپؐ اور صرف آپؐ ہی تھے۔

باب (۵)
وہ رسول

آخری رسول سے متعلق مختلف قسم کی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ آخری

---

[1] "تاریخ حبیب الٰہ" از مفتی عنایت احمد۔ صفحہ ۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کو کہیں کسی نام سے موسوم کیا گیا ہے تو کہیں کسی نام سے۔ ناموں کے اختلاف کی بنیاد پر لوگوں کے دلوں میں اس شک وشبہ کا پیدا ہونا ناممکن نہیں ہے کہ اگر ایک ہی رسول سے متعلق یہ ساری پیشین گوئیاں کی گئی ہیں تو پھر ساری پیشین گوئیوں میں ایک ہی نام بھی آنا چاہیئے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس لیے الگ الگ ناموں سے موسوم یہ الگ الگ رسولوں کے آنے کی پیشین گوئیاں ہیں۔ اس شک وشبہ کا ازالہ پیش خدمت ہے۔

کسی بھی مخصوص شخصیت کو اس کی اعلیٰ صفات کی بنیاد پر مختلف القاب سے سرفراز کیا جا سکتا ہے اور یہ مختلف القاب اکثر اس مخصوص شخصیت کے اصل نام کی جگہ لے لیتے ہیں۔ ثبوت کے طور پر وشنو کو ہی لے لیجیے۔ انھوں نے زرد لباس کا استعمال کیا ہے اس لیے انھیں پیتامبر کہا جاتا ہے۔ وہ لکشمی کے شوہر ہیں اس لیے انہیں لکشمی پتی کہا جاتا ہے۔ وہ چکرو دھارن کرتے ہیں اس لیے انہیں چکرت کہا جاتا ہے۔

اسی طرح آخری رسول سے متعلق بھی پیشین گوئیاں مختلف ممالک کی مختلف زبانوں میں ہوئی ہیں اس لیے مختلف زبانوں کے باعث آخری رسول کے مختلف نام نظر آتے ہیں۔ کچھ مقامات پر تو آخری رسول کو "وہ" کہا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جس رسول کو "وہ" کہا گیا ہے وہ کون سا رسول ہے اور اس کے سلسلے میں کیا کیا پیشین گوئیاں ہوئی ہیں؟

پہلے ہم ان ساری پیشین گوئیوں کو گزشتہ رسولوں کی زبانِ مبارک سے ادا کراتے ہیں:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے احکام کی پابندی کرو گے اور میں باپ سے التجا کروں گا اور وہ تمہیں ایک اور مددگار دے گا کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے[1]۔ لیکن معاون یعنی پاک روح جس کو باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا[2]۔ اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد کرائے گا۔ میں اب سے تمہارے ساتھ اور باتیں نہیں کروں گا کیونکہ اس دنیا کا سردار آتا ہے[3]۔ لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ گو کہ وہ پاک روح باپ کی طرف سے ہو گی لیکن میری گواہی دے گی[4]۔ تو میں بھی تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے اچھا ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر میں جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا[5]۔ لیکن جب وہ یعنی پاک روح آئے گی تو تمہیں سچائی کا راستہ دکھائے گی کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور آنے والی باتیں تمہیں بتائے گا[6]۔"

---

[1] بائیبل از جان 16-15-26-14 [2] بائیبل از جان 26-14
[3] بائیبل از جان 30-14 [4] بائیبل از جان 26-14
[5] بائیبل از جان 7-16 [6] بائیبل از متی 43-21

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یوحنا نے کہا) "میں تو پانی سے تمہیں توبہ کرنے کے لیے بپتسمہ دیتا ہوں۔ لیکن جو میرے بعد آنے والا ہے وہ مجھ سے طاقتور ہے۔ میں اس کی جوتی اٹھانے کے قابل نہیں وہ تمہیں پاک روح اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔[1] وہ بانتظام ہے اور وہ اپنا کھلیان عمدہ طریقہ سے صاف کرے گا اور اپنے گیہوں تو کھتے میں جمع کرے گا۔ لیکن بھوسے کو اس آگ میں جلائے گا جو بجھنے والی نہیں۔[2]

آنے والا رسول کس قوم میں پیدا ہوگا؟ اس سلسلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"اس لیے جب انگوروں کے باغ کا مالک آئے گا تو ان کسانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ انھوں نے اس سے کہا وہ انہیں برباد کرے گا۔ اور انگوروں کے باغ کا ٹھیکہ دوسرے کسانوں کو دے گا جو وقت پر اسے پھل دیا کریں گے۔[3] اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی سالمیت تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو جو اسے سنبھال کر رکھ سکے دے دی جائے گی۔[4]

مندرجہ بالا پیشین گوئیوں کی بنیاد پر آنے والے تین رسولوں کا انتظار

---

[1] بائیبل از جان 16 ، 13   [2] ایضاً 12 ، 17

[3] بائیبل از متی 41-40 ، 21   [4] ایضاً 43 ، 21

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ انتظار کیے جانے والوں میں ایلیاہ (الیاس) اور دوسرے تھے حضرت عیسیٰ۔ تیسرے آنے والے کو وہ رسول کہا گیا ہے۔ ابتدا ہی میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اوّل دو رسول ہوئے یا نہیں۔ کیونکہ دونوں کے بعد "وہ رسول" کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

۱۔ ایلیاہ (حضرت الیاس) ـــــ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے آنے سے پہلے ایلیاہ (حضرت الیاس) کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ ایلیاہ ہی یوحنا کی شکل میں آئے تھے۔[۱] (حضرت) عیسیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایلیاہ آچکا اور انھوں نے اسے نہیں پہچانا۔ لیکن جیسا چاہا ویسا ہی اس کے ساتھ کیا۔"[۲]

ایلیاہ کی زندگی ہی میں (حضرت) عیسیٰ نے لوگوں کو متنبہ کیا تھا کہ یوحنا ہی ایلیاہ ہے۔ (حضرت) عیسیٰ کے ارشادات کی بنیاد پر ایلیاہ سے متعلق پیشین گوئی یہ ہے:—

یوحنا تک سارے رسول اور شریعت پیشین گوئی کرتے رہے اور چاہو تو مانو، ایلیاہ جو آنے والا تھا وہ یہی ہے جس کے سننے کے کان ہوں وہ سن لے۔[۳]

۱؎ بائیبل از متی 12-17

۲؎ ایلیاہ (حضرت الیاس) اور یوحنا (حضرت یحییٰ بن زکریا) بالکل دو الگ شخصیتیں ہیں۔

۳؎ معزز مقالہ نگار کو ایلیاہ کو یوحنا سمجھنے میں مغالطہ ہوا ہے۔ اول تو یوحنا کی الگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ شخصیتوں کے نام ہیں۔

یوحنا۔ بپتسمہ دینے والا۔ یوحنا یسوع مسیح انجیل کے حواری۔ یوحنا شمعون۔ پطرس کے والد۔ یوحنا انجیل کے مصنف (حوالہ کتاب یسوع مسیح۔ انجیل کے آئینہ میں۔ از مولانا سید حامد علی صاحب)

یہاں جس یوحنا سے بحث کی جارہی ہے وہ ہیں یحیٰی بن زکریاہ۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً چھ مہینے بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت کا کام جو تیس سال کی عمر میں شروع کیا تھا اسی سے متصل زمانے میں یوحنا (یحیٰی بن زکریاہ) سے بپتسمہ لیا تھا۔ اس کا ذکر چاروں انجیلوں میں موجود ہے۔

متی کی انجیل کا یہ اقتباس کہ "میں تو تمہیں پانی سے توبہ کے لیے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آنے والا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس کی جوتی اٹھانے کے لائق نہیں ہوں۔ وہ تمہیں روح مقدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔

یہ یوحنا (یحیٰی بن زکریاہ) کے الفاظ ہیں اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب اشارہ ہے ـــــ اسی طرح لوقا کی انجیل کا یہ اقتباس کہ ـــــ مگر فرشتے نے اس سے کہا ـــــ اے زکریاہ! خوف نہ کر ـــــ اس ساری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ "یوحنا یحیٰی بن زکریاہ ہیں اور "ایلیاہ" حضرت الیاس ہیں۔ یوحنا اور ایلیاہ ایک نہیں ہیں، انہیں ایک بتانا سراسر مغالطہ ہے۔ اس کے باوجود کہ یوحنا اور ایلیاہ ایک نہیں ہیں نفس مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لیے کہ پیشن گوئی کیے جانے والے تین رسولوں میں سے پہلے دو حضرت یحیٰی بن زکریاہ اور حضرت عیسیٰ رسول ٹھہرتے ہیں۔ تیسرے "وہ رسول"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہیرودس اپنے بھائی فلپس کی بیوی کو اپنی بیوی کے طور پر نہ استعمال کرے۔ ہیرودیاس جو پہلے فلپس کی بیوی تھی اس کی مرضی سے اس کے موجودہ شوہر ہیرودیس نے یوحنا کو قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔ یوحنا نے بادشاہ کو ہیرودیاس سے شادی کرنے کو منع کیا تھا اس لیے ہیرودیاس یوحنا کو مروا ڈالنا چاہتی تھی اور اس کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرنے میں لگی رہتی تھی۔ یوحنا کی دینداری اور بزرگی سے متاثر ہونے کے باعث بادشاہ ہیرودس اس سے خوف زدہ تھا اور اس کو محفوظ رکھے ہوئے تھا۔ اور یوحنا کی اچھی باتیں سن کر مسرور ہوتا تھا۔ اپنا یوم پیدائش منانے کی تقریب میں بادشاہ ہیرودوس نے اپنے درباریوں اور معزز شہریوں کو کھانے پر مدعو کیا۔ اسی روز ہیرودیاس کی بیٹی نے اپنے فن رقص سے بادشاہ کو خوش کر دیا۔ لہٰذا بادشاہ نے لڑکی سے کہا کہ میری آدھی سلطنت تک بھی جو کچھ تو مانگے گی میں بخوشی دینے کے لیے تیار ہوں۔ لڑکی نے اپنی ماں سے پوچھ کر بادشاہ سے یوحنا کا سر تھالی میں رکھ کر مانگا۔ بادشاہ زبان دے چکا تھا لہٰذا اپنی مرضی کے خلاف اسے ایسا کرنا پڑا۔ یہ سچ ہے کہ کچھ عورتیں اپنی محبت کے درمیان حائل ہونے والی دیوار کو گرا دیتی ہیں اور اس قدر بے رحم ہوتی ہیں کہ عظیم المرتبت شخصیتوں کی زندگی کو گھاس کے ایک حقیر تنکے کے مانند سمجھتی ہیں[1]

اس طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یوحنا ہی ایلیاہ تھے[2] جس کے فوراً بعد حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ یوں دونوں ہم عصر تھے۔ لیکن زندگی کے سفر میں سنگ میل

---

[1] انجیل از مرقس ــ باب ۶ [2] اس کی تردید میں گفتگو کی جا چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ ہی نظر آتے ہیں۔

۴۔ یسوع مسیح۔ آپ نے ہی اس بات کی گواہی دی تھی کہ یوحنا ہی ایلیاہ ہے۔ آپ ابن مریم تھے۔ آپ کی ماں نے آپ کو کنوارے پن میں جنم دیا تھا۔ آپ بغیر باپ کے تھے۔ خدا نے آپ کو وہ معجزات دیئے تھے جس کے باعث آپ بیماروں کو شفا پہنچاتے تھے۔ آپ کے وعظ اس قدر پُراثر ہوتے تھے کہ سننے والا خوف سے کانپ جاتا تھا۔ آپ کی اہمیت کو آپ کے ہم وطنوں نے نہیں سمجھا۔ بھارت کے راجہ شک راج جو بکرما دتیہ کے پوتے تھے، جب ہن دیس (موجودہ عراق) کے وسطی حصہ میں پہنچے تو پہاڑ میں بیٹھے ہوئے سفید لباس سے آراستہ ایک مرد کو دیکھا۔ ان سے شک راج نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تب انھوں نے بتایا کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں اور میرا مذہب ویدک جپ (ویدک بھارت) کے انحصار پر یہ تمام آلائشوں سے پاک ہو کر خدا کی طرف رجوع کرنا ہے[۱]۔ اس مقام پر حضرت عیسیٰ اپنے آنے کا سبب بھی بیان فرماتے ہیں کہ سچائی کے فنا ہو جانے اور ملیچھ دیس (یعنی موجودہ عراق) کے عزت و ناموس سے بے تعلق ہو جانے کی وجہ سے میں مسیح یہاں آیا ہوں[۲]۔ اپنا نام عیسیٰ مسیح ہونے کے سلسلے میں آپ فرماتے ہیں کہ میں مقدس اور فیض رساں خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ اس لیے میرا نام عیسیٰ مسیح ہے[۳]۔ ایسے عظیم المرتبت اور دین کے داعی کے خاتمہ کے لیے

۱۔ بھوشیے پران۔ باب ۳۔ اشلوک ۲۷، ۲۸ (بھوشیے پران کی یہ خبر اس بنیاد پر مصدقہ نہیں مانی جا سکتی ہے کہ خود پرانوں کی تخلیق کے زمانہ کا تعین نہیں ہے۔ (و۔ا)

۲۔ ایضاً ۳۔ ایضاً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہموطنوں نے ایسی خطرناک سازشیں کیں کہ جس کے تصور سے انسانیت آج بھی شرمسار ہے۔

۳۔ وہ رسول ۔ یوحنا (یحییٰ بن زکریاہ) اور حضرت عیسیٰ کے ظہور میں آنے کے بعد "وہ رسول" کی تشریف آوری کا وقت آتا ہے۔ جس کے سلسلے میں حضرت عیسیٰ نے پیشین گوئی کی تھی وہ رسول جس کو عبرانی زبان میں تحریر، انجیل میں پیراکلیٹ (فارقلیط) کہا گیا ہے۔ اب اس کی تفصیلات کے سلسلے میں گفتگو کی جائے گی کہ وہ کون ہے؟

وہ رسول فارقلیط نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ فارقلیط کے لفظ پر غور کر لینا ضروری ہے کہ اس کے کیا معنی ہیں۔

پیراکلیٹ (فارقلیط) کے معنی انجیل کے موجودہ انگریزی ترجموں میں "کمفورٹر" (آرام پہنچانے والا) اور ہندی ترجموں میں سہایک (معاون و مددگار) دیئے گئے ہیں۔ سنسار گرو نامی کتاب میں باباعلیم داس نے پیراکلیٹ کو یونانی زبان میں فارقلیط نام سے موسوم کیا ہے جس کے معنی انھوں نے تعریف کیے جانے کے لائق بتائے ہیں۔[1] سر ولیم میور نے (حضرت) محمد (صلعم) کی حیات طیبہ پر لکھتے ہوئے اپنی کتاب کے خلاصہ میں تحریر کیا ہے کہ عربوں میں کسی لڑکے کا نام محمد (صلعم) رکھ جانے۔ یہ ایک نئی اور انوکھی بات ہے گو کہ عرب اس نام سے واقف تھے لیکن نیا ضرور تھا۔ محمد لفظ جس کے معنی، جس کی تعریف کی گئی ہوئی ہے۔ اس کا مادّہ حمد ہے۔ اسی مادہ سے دوسرا

---

[1] سنسار گرو۔ صفحہ ۵، از باباعلیم داس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ بنتا ہے احمد۔ عہدنامہ جدید کے کچھ عربی ترجموں میں پیراکلیٹ کے معنی احمد کیے گئے ہیں جو مسلمانوں کے دینی نقطۂ نظر سے صحیح اور ان کے لیے قابلِ قبول ہے۔ اسی لیے مسلمانوں نے یہودیوں اور عیسائیوں سے کہا کہ پیارے رسول سے متعلق آپ لوگوں کی کتابوں میں بھی تحریر ہے[1] جس پیراکلیٹ سے متعلق انجیل میں تفصیلات آئی ہیں ان کا انطباق پوری طرح (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہی ہوتا ہے۔

سر ولیم میور نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ابن مریم (حضرت عیسیٰ) نے لوگوں کا دھیان اس جانب بھی مبذول کر دیا تھا کہ میں پرانی شریعت (شریعت موسوی) کی توثیق اور اس پر عمل کرانے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ لیکن میرے بعد ایک ہوگا جس کا نام احمد ہوگا۔ یہاں احمد نام پیراکلیٹ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ انجیل میں (حضرت) عیسیٰ نے اپنے بعد کے آنے والے رسول کو پیراکلیٹ نام سے موسوم کرتے ہوئے، اس کی پیروی کرنے کی لوگوں کو تلقین کی ہے۔[2] اس طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ پیراکلیٹ اور عربی لفظ احمد ایک ہی معنی کے دو لفظ ہیں۔

عہدنامہ جدید میں جس نبی کے آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس میں کیا کیا خاص باتیں ہوں گی جس کے باعث وہ پہچانا جائے گا۔ اب اس پر گفتگو شروع کی جاتی ہے۔

---

[1] لائف آف محمد (عربی ایڈیشن) صفحہ ۵ [2] انجیل یوحنا 16. 14

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) حضرت عیسیٰ کے ارشادات کی تائید کرنے والا

حضرت عیسیٰ نے اس بات کا واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ نئی شریعت لے کر نہیں آئے ہیں بلکہ وہ پرانی شریعت (شریعت موسوی) کی توثیق کے لیے آئے تھے۔[1]

(ب) (حضرت) عیسیٰ کے بعد آنا

وہ رسول جس کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ وہ (حضرت) عیسیٰ کے اس دار فانی سے رخصت ہونے کے بعد آئے گا۔

(ج) سرورِ عالم کے طور پر آمد

وہ رسول جب آئے گا تو سرورِ عالم کے طور پر آئے گا۔

(د) صادق ہونا

وہ رسول دنیا کو سچائی کا راستہ دکھائے گا۔

(ہ) روح مقدس اور آگ سے بپتسمہ دینے والا

وہ رسول روح مقدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اس بات کا ذکر متی نے اپنی انجیل میں کیا ہے۔ اس پیشین گوئی سے مراد بعض حضرات (حضرت) عیسیٰ لیتے ہیں لیکن (حضرت) عیسیٰ نے روح مقدس سے تو بپتسمہ دیا مگر آگ سے بپتسمہ نہیں دیا۔ آگ سے بپتسمہ دینے کا مطلب ہے کہ ظالموں کو حق پر لانے کے لیے ان سے جنگ کرکے انہیں شکست دینا اور انہیں خدا کے راستے پر لانا۔

---

[1] انجیل متی 5.17

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حضرت) عیسیٰ نے تو کوئی بھی جنگ نہیں لڑی لہٰذا یہ پیشین گوئی "وہ رسول" سے ہی متعلق ہے۔[۱]

---

[۱] ایسا نہیں ہے یہ پیشین گوئی پورے طور پر حضرت عیسیٰ ہی پر منطبق ہوتی ہے اس لیے کہ جیسا کہ میں گذشتہ حاشیہ میں عرض کر چکا ہوں کہ انجیل کا مندرجہ ذیل اقتباس جس کی بنیاد پر معزز مقالہ نگار نے اپنے دعوے کو دہرایا ہے یہی اقتباس ان کے دعوے کی رد میں جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"(یوحنا نے کہا) میں تو پانی سے توبہ کے لیے بپتسمہ دیتا ہوں۔ مگر جو مجھ سے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے میں اس کی جوتی اٹھانے کے لائق نہیں وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔۔۔۔ اس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس اس سے بپتسمہ لینے آیا۔ مگر یوحنا یہ کہہ کر منع کرنے لگا کہ میں خود تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ اب تو ہونے ہی دے۔ کیونکہ ہمیں اس طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔ اس پر اس نے ہونے دیا۔

(متی باب ۳۔ ۱۱، ۱۳ تا ۱۵)

یوحنا نے جواب میں اس سے کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے یعنی میرے بعد کا آنے والا جس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے میں لائق نہیں۔۔۔۔ دوسرے دن اس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا۔ یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا بوجھ اٹھا لے جاتا ہے۔ یہ وہی ہے جس کی بابت میں نے کہا تھا کہ ایک شخص میرے بعد آتا ہے جو مجھ سے مقدم ٹھہرا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ (یوحنا۔ باب ۲۶، ۲۷، ۲۹)

لہٰذا جن حضرات کا یہ کہنا ہے کہ یہ پیشین گوئی حضرت عیسیٰ سے متعلق ہے۔ بالکل بجا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(و) ہاتھ میں سوپ اور کھلیان صاف کرنے والا

انجیل میں تحریر ہے کہ آنے والا رسول ہاتھ میں سوپ رکھے گا اور کھلیان صاف کرے گا۔ اور اتنا ہی نہیں، وہ گیہوں کو محفوظ کرے گا اور بھوسے کو گیہوں سے الگ کرکے آگ میں جلائے گا۔

انجیل کے مندرجہ بالا بیان سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا رسول اپنے ہاتھ میں ہمیشہ سوپ لیے ہوئے گھومے گا، اور کھلیان صاف کیا کرے گا اور گندم محفوظ کرکے بھوسے کو آگ میں جلائے گا۔ یہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ انجیل نے اپنے بیان میں علامتی انداز اختیار کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آنے والے رسول کی عقل حق و باطل میں امتیاز کرنے والی ہوگی، وہ صحیح باتوں کو قبول کرے گا اور بے مقصد غلط باتوں کو علم کے ذریعہ رد کردے گا۔ کھلیان صاف کرنے کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص کو حق کی جانب متوجہ کرے گا پہلے اس کے باطن کو صاف کرے گا۔ کھلیان لفظ باطن کے لیے استعمال ہوا ہے جس میں کچھ رکھنے سے پہلے اس کی صفائی ضروری ہے۔

(ز) غیر قوم میں آنے والا

آنے والا رسول غیر قوم میں آئے گا، اس بات کا ذکر انجیل نے صاف طور پر کیا ہے۔ (حضرت) عیسیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی سلطنت تم سے لے لی جائے گی اور ایسی قوم کو جو اس میں

اور ہمارے لیے بھی اس کو پیچ ماننے میں نفسِ مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھل لانے گی دی جائے گی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنے والا رسول اس قوم میں پیدا ہوگا جو ان سے مختلف ہوگی جن کو حضرت عیسیٰ نے مخاطب کیا ہے۔ اس لیے عیسائیوں اور یہودیوں کو یہ آرزو ترک کر دینا چاہیے کہ آنے والا رسول ان کی قوم میں آئے گا۔

اب ہم مختلف خصوصیات کی بنیاد پر اس شخصیت کو ثابت کر رہے ہیں جو "وہ رسول ہونے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔

آخری رسول کا ظہور

پیرا کلیٹ (فارقلیط) کے معنی جس کی تعریف کی گئی ہو' ہوتے ہیں اور اس کے لیے عربی زبان میں "احمد" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بات ہمارے سامنے آچکی ہے کہ عربی ترجمہ میں پیرا کلیٹ کا ترجمہ احمد کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ مسلمانوں کے حق میں جاتا تھا اور عیسائی مسلمانوں سے بغض و عناد رکھتے ہیں' اس لیے انھوں نے اس ترجمہ کو غلط ثابت کیا۔

آج انجیل کے جو تراجم ملتے ہیں ان میں پیرا کلیٹ (فارقلیط) کا انگریزی میں ترجمہ کمفورٹر اور ہندی میں سہایک (مددگار) دیا ہوا ہے۔ اگر ہم پیرا کلیٹ کا ترجمہ سہایک یا کمفورٹر ہی مان لیں تب بھی یہ دونوں باتیں پوری طرح (حضرت) محمد (صلعم) کے حق میں جاتی ہیں۔

پہلے اب ہم اس بات کی تصدیق کریں گے کہ (حضرت) محمد (صلعم) سہایک مددگار تھے ــــــ آپؐ ایک روز چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بدّو نے پیچھے سے آکر آپؐ کی چادر اتنی زور سے کھینچی کہ چادر کی رگڑ سے آپ کی گردن میں تکلیف ہوئی۔ آپؐ نے جب اس بدو سے اس کا سبب معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ مجھے ایک ضرورت آپڑی ہے۔ آپؐ نے پہلے اس کی ضرورت پوری کی پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔[1]

یہ واقعہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ (حضرت) محمد (صلعم) لوگوں کی کس طرح مدد کیا کرتے تھے۔ کمفورٹر کے معنی ہوتے ہیں (آرام دینے والا) (حضرت) محمد (صلعم) سبھی کو آرام پہنچانے والے تھے۔ آپؐ کی ذات سے نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں تک کو آرام پہنچا ہے۔ آپؐ نے جانوروں کے کان چھیدنے اور دُم تراشنے کو منع فرمایا جو ایک بہت پرانی رسم تھی۔ اسی طرح جانوروں کو داغنے کی بھی آپؐ نے ممانعت فرمائی۔ سواری کے جانور پر زیادہ دیر تک کاٹھی اور زین کس کر کھڑے رکھنے کو منع کرنے کے علاوہ آپؐ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے کو بھی بُرا بتایا۔[2]

زندہ لڑکیوں کو زمین میں دفن کرنے کی رسم کو بھی آپؐ نے ختم کیا۔ اس طرح یہ ساری باتیں وہ ثبوت فراہم کرتی ہیں جن کی بنیاد پر یہ کہنا حق بجانب ہے کہ (حضرت) محمد (صلعم) آرام دینے والے یعنی کمفورٹر تھے۔

(ل) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات کی یاد دہانی کرانے والا ــــــ

آخری رسول کو حضرت عیسیٰ کے ارشادات کی یاد دہانی کرانے والا کہا گیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ سارے انبیاء و رسل کی تائید کی ہے اور

---

[1] "سنسار گرو" صفحہ ۱۰۱ از بابا علیم داس [2] ایضاً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مسلمان کے لیے یہ امر لازمی ہے کہ وہ قرآن اور اس سے پہلے جو کتابیں آسمان سے اُتری ہیں ان سب کو مانے۔ اس طرح وید، انجیل اور قرآن تینوں کتابیں مسلمانوں کے لیے قابلِ تعظیم و تکریم ٹھہرتی ہیں[1]

(حضرت) محمد (صلعم) نے اپنے سے پہلے آنے والے (حضرت) عیسیٰ کی بھی تصدیق کی ہے۔ (حضرت) عیسیٰ نے جس شریعت کی توثیق فرمائی تھی یعنی شریعتِ موسوی، اس کی بھی آپؐ نے تصدیق فرمائی ہے۔

(ب) حضرت عیسیٰ ؑ کے بعد آنا ـــــ (حضرت) محمد (صلعم) (حضرت) عیسیٰ کے بعد اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

(ج) سرورِ عالم کے طور پر تشریف آوری ـــــ انجیل میں آخری نبی کے لیے کہا گیا ہے کہ وہ دنیا کا سردار ہو گا۔ (حضرت) محمد (صلعم) نے جس دین

---

[1] اس میں تو شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک سے پہلے مختلف انبیاء پر جو کتابیں یا صحیفے اُترے ہیں اور جن کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے وہ اس لحاظ سے تو یقیناً قابلِ تعظیم و تکریم ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ لیکن بعد میں ان میں جو قطع و برید ہوئی ہے اس باعث اب وہ اس حیثیت کی حامل نہیں رہی ہیں کہ انہیں قرآن پاک کے برابر کا درجہ دیا جا سکے، اور مسلمان ان کی تعلیمات پر بھی اسی طرح عمل پیرا ہوں جس طرح قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں یا انہیں کرنا چاہیے۔ دوسرے قرآن پاک میں جن آسمانی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ویدوں کا نام کہیں نہیں ہے۔ البتہ کسی قوم کی مذہبی کتاب کی تحقیر و توہین کرنا کسی شخص کے لیے بھی مناسب اور صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تبلیغ اور اشاعت فرمائی وہ دینِ اسلام تھا۔ بعض حضرات دینِ اسلام کو (حضرت) محمد (صلعم) کا دین سمجھتے ہیں جبکہ خود (حضرت) محمد (صلعم) کا ارشاد ہے کہ دینِ اسلام مجھ سے پہلے بھی سارے انبیاء کا دین تھا۔ پھر آپؐ کا پیش کیا ہوا دینِ اسلام کسی مخصوص قوم یا خطہ کے لوگوں کے لیے نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کے ماننے والے یعنی مسلمان دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہیں۔ اس لیے آپ کو دنیا کا سردار یا سرورِ عالم جو کہا گیا وہ غلط نہیں کہا گیا۔

(د) صداقت کے علم بردار ——— (حضرت) محمد (صلعم) نے سچائی کے راستے کی جانب رہنمائی کی اور خدا کی راہ سے پھرے ہوئے لوگوں کو صداقت کا سبق پڑھایا۔ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کلمہ کو ویدانت میں एक ब्रह्म द्वितीय नास्ति ایک برہم دوسرا ناستی کہا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں خدا ایک ہے اس کے علاوہ دوسرا نہیں۔

(ہ) روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دینے والا ——— روح القدس جبریل علیہ السلام کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو سرس وتی (علوم و فنون کی دیوی) کہا جاتا ہے۔ وحی کے لانے والے آپ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے ذریعہ حضرت محمد (صلعم) پر بھی وحی نازل فرمائی جس کے باعث حضرت محمد (صلعم) نے اللہ کا دین لوگوں تک پہنچایا۔ بُرے اور غلط لوگوں کو پہلے تو آپؐ نے سمجھایا بجھایا۔ لیکن جب بات سمجھانے بجھانے سے نہ بنی اور اُلٹے وہ لوگ آپؐ کے اور مسلمانوں کے ساتھ زیادتی کرنے لگے تب حضرت محمد (صلعم) نے بُرے اور غلط لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور سبق سکھانے کے لیے آگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جنگ کا سہارا لیا۔

(۵) سوپ رکھنے اور کھلیان صاف کرنے والا ـــــ ہاتھ میں سوپ رکھنے اور کھلیان صاف کرنے کا مطلب تو پہلے ہی واضح کیا جا چکا ہے کہ وہ لوگوں کے باطن کی اصلاح اور حق کی تلقین کرنے والا اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہوگا۔ حضرت محمد (صلعم) پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کو فرقان یعنی حق اور باطل میں امتیاز پیدا کرنے والی کہا گیا ہے۔

(۶) غیر قوم میں آنے والا ـــــ آخری رسول کی حیثیت میں حضرت محمد (صلعم) ہی صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ یہود و نصاریٰ کی قوم سے نہیں تھے جو بنی اسرائیل کہلاتے ہیں بلکہ آپ بنی اسمٰعیل سے تھے۔

اسی طرح یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ جس نبی کے آنے کی خبر عہد نامہ جدید میں دی گئی ہے وہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہیں۔

باب (۶)

آخری بُدھ میترئے

رسول کو بودھ مت کی زبان میں 'بُدھ' کہا جاتا ہے۔ آخری بُدھ سے متعلق پیش گوئی کی تفصیلات پیشِ خدمت ہیں:۔

گوتم بدھ نے وفات سے پہلے اپنے عزیز شاگرد نند اسے کہا تھا ـــ نندا' اس دنیا میں میں نہ تو پہلا بُدھ ہوں اور نہ آخری۔ اس دنیا میں حق و صداقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فلاح و بہبود کی تعلیم دینے کے لیے اپنے وقت پر ایک اور بُدھ (رسول) آئے گا۔ وہ پاک باطن ہوگا۔ اس کا دل مصفّا ہوگا۔ علم و دانش سے بہرہ ور اور سرورِ عالم ہوگا۔ جس طرح میں نے دنیا کو حق کی تعلیم دی ہے اسی طرح وہ بھی دنیا کو حق کی تعلیم دے گا اور وہ دنیا کو ایسی شاہراہ حیات دکھائے گا جو صاف اور سیدھی ہوگی۔ نندا! اس کا نام میترے ہوگا۔[1]

بُدھ کے معنی دانش ور ہوتے ہیں اور بدھ انسان ہوتے ہیں دیوتا وغیرہ نہیں ہے۔[2]

بدھ کی صفات

- بدھ خدا کا نمائندہ اور صاحب ثروت ہوتا ہے۔
- بدھ صاحبِ اولاد ہوتا ہے۔
- بدھ بیوی والا اور صاحبِ حکومت ہوتا ہے۔
- بدھ اپنی حیات طبعی کو پہنچتا ہے۔[3]

بدھ منصب کو پانے والے شخص کا یہ اصول ہوتا ہے کہ اپنی تکمیل کے لیے اپنا کام خود کرنا چاہیے۔[4] بدھ صرف مبلغ دین ہوتا ہے۔ بدھ کو گوتم بدھ

---

[1] Caspel of Buddha By Carur P.217 [2] Mohammed

[3] in The Buddhist Scriptures P.1 [4] Warren P.79

[5] The Dhammapode P.67

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کہا جاتا ہے۔ جس وقت بُدھ خلوت نشین ہوتا ہے، خدا اس کے ساتھیوں کی شکل میں اس کے پاس فرشتے بھیجتا ہے[1] ہر بُدھ اپنے سے پہلے آنے والے بُدھ کی تائید کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو شیطان سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ بُدھ کے پیرو اس کے سچے پیرو ہوتے ہیں جنھیں ان کی راہ سے کوئی نہیں ہٹا سکتا[2]۔

دنیا میں ایک وقت میں صرف ایک ہی بُدھ ہوتا ہے[3]

بدھ کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی شخص اُس کا استاد یعنی معلم نہ ہو[4]

ہر بُدھ کے لیے بُدھ ورکش (شجرِ مظہر) کا ہونا لازمی ہے۔ مختلف بدھوں کے لیے شجرِ مظہر کے طور پر الگ الگ درخت متعین رہے ہیں۔

بُدھ میترے کی صفات

میترے کے معنی ہیں صاحبِ رحمت[5]

بدھ ہونے کے باعث آخری بدھ (نبی یا رسول) میں بھی بدھ کی تمام صفات

---

[1] Saddharma-pundrika P.225

[2] Dhamma Puda P.67

[3] Anagaripa Dhamma Puda P.84

[4] Romantic History of Buddha By Beal P 241

[5] محمد بدھ مت میں۔ صفحہ ۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائی جائیں گی۔

میترے شجر مظہر کے نیچے مجلس آراستہ کرے گا۔[1] شجر مظہر (बोधि वृक्ष) دو قسم کے ہیں۔

۱۔ شجر دنیا۔ ۲۔ شجر جنّت۔ شجر مظہر کے نیچے بدھ کو عرفان حاصل ہوتا ہے۔

یہاں ہم جنت کے شجر مظہر کے بارے میں اظہار خیال کر رہے ہیں۔

۱۔ جنت کا شجر مظہر بہت وسیع رقبہ میں ہے۔

۲۔ عرفان حاصل ہونے کے بعد بدھ مستحکم نظروں سے شجر مظہر کو دیکھتا ہے[2]۔

عام لوگوں کی نسبت بدھوں کی گردن کی ہڈی زیادہ سخت اور مضبوط ہوتی تھی جس کے باعث وہ اپنی گردن موڑتے وقت پورے جسم کو گھما لیتے تھے[3]۔ میترے میں بھی اس علامت کا ہونا ضروری ہے۔

اب ہم یہ بتائیں گے کہ کون سی ایسی شخصیت ہے جس پر بدھ کی ساری صفات کا پوری طرح اطلاق ہوتا ہے اور جو میترے کی کسوٹی پر کھری اترتی ہے۔

قرآن میں حضرت محمد (صلعم) کے نائب خدا اور صاحب ثروت ہونے کے متعلق یہ کلام ربانی ہے کہ پہلے تم نادار تھے۔ ہم نے تم کو مال دار بنا دیا۔

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) منصب نبوت پر فائز ہونے سے

۱۔ Tukakndu P.213

۲۔ Romantic History of Buddha by Beal P.241

۳۔ Dhammapada P.64

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے مالدار ہو گئے تھے [۱] آپ کے پاس کئی گھوڑے تھے۔ آپ کے لیے پسندیدہ سواری کے طور پر قصوا نامی اونٹ تھا جس پر آپ مکہ سے مدینے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے پاس بیس اونٹنیاں تھیں جن کا دودھ آپ اور آپ کے اہل و عیال کے لیے کفالت کرتا تھا۔ آپ کے پاس سات بکریاں اور کھجور کے سات باغ تھے جو آپ نے دینی امور کے ذیل میں دے دیئے تھے [۲]۔ آپ کے پاس تین قطعہ آراضی اور کئی کنوئیں تھے [۳]

یہ واضح رہے کہ عرب میں کنواں ایک بہت بڑی جائداد متصور ہوتا ہے اس لیے کہ وہ ریگستانی علاقہ ہے۔ آپ کے بارہ بیویاں، چار لڑکیاں اور تین لڑکے تھے [۴]

بدھ کے ذیل میں بیوی اور اولاد کا ہونا دوسری صفت ہے۔ (حضرت) محمد (صلعم) سے پہلے آنے والے ہندوستانی بدھوں میں یہ صفت برائے نام ملتی تھی لیکن حضرت محمد (صلعم) اس صفت سے پوری طرح متصف تھے۔ آپ صاحب حکومت بھی رہے۔ اپنی حیات ہی میں آپ نے بڑے بڑے بادشاہوں کو مغلوب کر کے ان پر اپنا اثر و رسوخ قائم کیا۔ لیکن ان سب کے باوجود آپ کی غذا حسب سابق

---

[۱] سورۃ ۹۳، آیت ۸ (قرآن پاک)

[۲] حضرت محمد (صلعم) کے خطبات اور ارشادات۔ از لین پول صفحہ ۳۰

[۳] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات میں تین کنووں کا ذکر نظر سے نہیں گزرا۔ دوسرے آپ کے تبرکات میں وراثت بھی جاری نہیں ہوئی۔ (د - ا)

[۴] آپ کے تینوں صاحبزادوں کا انتقال کم سنی میں ہی ہو گیا تھا۔ (د - ا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی رہی[1]

حضرت محمد (صلعم) نے طویل عمر پائی۔ آپؐ کی وفات کم عمر میں نہیں ہوئی۔ اور آپؐ کو کسی نے شہید بھی نہیں کیا۔

آپؐ اپنا کام خود ہی کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے تا زندگی تبلیغ دین کا کام انجام فرمایا۔ اس کی تصدیق تاریخ کی سبھی کتابوں سے ہوتی ہے۔ جس وقت آپؐ تنہا ہوتے تو کبھی کبھی آپؐ کے پاس فرشتے اور جن آیا کرتے تھے[2]

آپؐ نے گزشتہ انبیاء کی تصدیق و تائید فرمائی ہے۔ قرآن (پاک) کی دوسری سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> مسلمانو! کہو کہ "ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوب اور اولادِ یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھی۔ ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں۔" (آیت ۱۳۶)

آپؐ نے مسلمانوں کو شیطان سے بچنے کی بھی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[1] حضرت محمد صلعم کے خطبات اور ارشادات۔ از لین پول صفحہ ۳۰

[2] محمد اینڈ محمڈن ازم۔ از باسورتھ اسمتھ۔ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرنے لگتے ہیں حالانکہ یہ تو لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا اسے گمراہ کرکے چھوڑے گا اور عذاب جہنم کا راستہ دکھائے گا۔

(سورۃ ۲۲ - آیت ۳، ۴)

حضرت محمد (صلعم) کے سچے پیرو کبھی آپؐ کے بتائے ہوئے راستے سے نہیں ہٹے۔ ان کی ساری وفاداری آپؐ سے وابستہ رہی اور تاحیات وہ آپؐ کے دامن سے لپٹے رہے۔ حالانکہ انہیں (مسلمانوں کو) ہر طرح کے حالات سے دوچار ہونا پڑا۔[1]

حضرت محمد (صلعم) جس وقت اس دنیا میں تشریف فرما تھے اس وقت کوئی دوسرا نبی نہیں تھا۔ آپؐ کی بعثت کے وقت ساری دنیا اپنی دینی اور معاشرتی بگاڑ کی انتہا کو پہنچ چکی تھی اس کی تصدیق تاریخ کی کتابوں سے آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

حضرت محمد (صلعم) کا معلم کوئی انسان نہیں تھا۔ آپؐ تعلیم یافتہ بھی نہیں تھے۔ اسی لیے آپؐ کو اُمّی کہا جاتا ہے۔ خدا نے وحی کے ذریعے آپؐ کی تعلیم فرمائی اور یہی تعلیم آج قرآن پاک کی شکل میں ہمارے درمیان موجود ہے۔[2]

---

[1] محمد اینڈ محمڈن ازم - از باسورتھ اسمتھ صفحہ ۱۱۰

[2] قرآن پاک - سورۃ ۲۶، آیت ۱۹۲، ۱۹۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر بُدھ کے لیے شجرِ مظہر کا ہونا ضروری ہے۔ کسی بُدھ کے لیے شجرِ مظہر کے طور پر اشوتھ یعنی پیپل، کسی کے لیے نیگرودھ یعنی برگد اور کسی بُدھ کے لیے ادمبر یعنی گولر مستعمل ہوا ہے۔ بُدھ میترے کے لیے جس شجرِ مظہر کا ہونا بتایا گیا ہے۔ وہ ہے سخت اور وزن دار لکڑی والا درخت[1]

حضرت محمد (صلعم) کے لیے شجرِ مظہر کے طور پر حدیبیہ میں ایک سخت اور وزن دار لکڑی والا درخت تھا جس کے نیچے آپؐ نے مجلس شوریٰ منعقد فرمائی تھی[2]

میترے کے معنی ہوتے ہیں صاحبِ رحمت۔ ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۶۹ء انگلش اخبار لیڈر صفحہ ۱ کالم ۳ میں ایک بودھ نے میترے کا ترجمہ رحم کیا ہے۔ حضرت محمد (صلعم) بھی ہر متنفس پر رحم فرمانے والے تھے۔ اسی لیے آپ کو رحمتِ عالم کہا جاتا ہے[3]

بدھوں سے متعلق ساری صفات حضرت محمد (صلعم) میں بھی موجود تھیں۔ آپؐ نے جنت میں ایک درخت دیکھا تھا جو اتنے بڑے رقبے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھا کہ ایک گھوڑے سوار ۱۰۰ سال میں بھی اس کے سائے کو عبور نہیں کر سکتا تھا[4]

---

[1] Mohammad in The Budhist Scripture P. 64

[2] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شجرِ مظہر نہیں تھا۔ آپؐ نے حدیبیہ میں ایک ببول کے درخت کے نیچے بیعت لی تھی جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اس درخت کو کٹوا دیا تھا۔ اگر یہ شجرِ مظہر ہوتا تو ایسا ممکن نہیں تھا۔ (د۔ا)

[3] قرآن پاک۔ سورۃ ۲۱، آیت ۱۰۷

[4] Mohammad in The Budhist Scripture P. 79

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت محمد (صلعم) نے جنت کے شجر مظہر کو مستحکم نظروں سے دیکھا تھا۔[1]

میترے سے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی جانب رُخ کرتے وقت وہ اپنے جسم کو پورا پھیرے گا۔ یہ بات بھی حضرت محمد (صلعم) پر صادق آتی ہے کہ آپؐ جب کسی سے ہم کلام ہوتے تو پوری طرح اس کی جانب مڑ جاتے تھے۔[2]

اس طرح یہ حقیقت اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ بودھ مت کی کتابوں میں جس میترے کے ہونے کی پیشین گوئی کی گئی ہے، وہ آخری رسول حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہیں۔

---

[1] قرآن۔ سورۃ ۵۳، آیت ۱۷

جنت میں کوئی شجر مظہر نہیں ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحکم نظروں سے دیکھا ہو۔ یہاں قرآن پاک کا حوالہ ہی غلط ہے۔ البتہ سورۂ نجم میں بیری کے درخت کا ذکر ہے۔ جس کے پاس آپؐ نے حضرت جبریل کو دوسری بار دیکھا تھا۔ (و-ا)

[2] دی لائف آف محمد ولیم میور